چاہیے۔

۳۔ تنقید کا لہجہ اور زبان دونوں ایسے ہونے چاہئیں جن سے ہر سننے والے کو محسوس ہو کہ آپ فی الواقع اصلاح چاہتے ہیں۔

۴۔ تنقید کے لیے زبان کھولنے سے پہلے یہ اطمینان کرلیجیے کہ آپ کے اعتراض کی کوئی بنیاد واقعہ میں موجود ہے۔ بلاتحقیق کسی کے خلاف کچھ کہنا ایک گناہ ہے۔ جس سے فساد رونما ہوتا ہے۔

۵۔ جس شخص پر تنقید کی جائے اسے تحمل کے ساتھ بات سنی چاہیے۔ انصاف کے ساتھ غور کرنا چاہیے۔ جو بات حق ہو اسے سیدھی طرح مان لینا چاہیے۔ اور جو بات غلط ہو اس کی بدلائل تردید کردینی چاہیے۔ تنقید سن کر طیش میں آجانا کبر اور غرور نفس کی علامت ہے۔

۶۔ تنقید اور جواب تنقید اور جواب الجواب کا سلسلہ بلا نہایت نہیں چلنا چاہیے' کہ وہ ایک مستقل ردوکد بن کر رہ جائے۔ بات صرف اس وقت تک ہونی چاہیے جب تک دونوں کے مختلف پہلو وضاحت کے ساتھ سامنے نہ آجائیں۔ اس کے بعد اگر معاملہ صاف نہ ہو تو گفتگو ملتوی کردیجیے' تاکہ فریقین ٹھنڈے دل سے اپنی اپنی جگہ غور کرسکیں۔

ان حدود کو ملحوظ رکھ کر جو تنقید کی جائے وہ نہ صرف یہ کہ مفید ہے بلکہ اجتماعی زندگی کو درست رکھنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر کوئی تنظیم زیادہ دیر تک صحیح راستے پر گامزن نہیں رہ سکتی۔ اس تنقید سے کسی کو بھی بالاتر نہ ہونا چاہیے۔ میں اس کو جماعت کی صحت برقرار رکھنے کے لیے ناگزیر سمجھتا ہوں' اور مجھے یقین ہے کہ جس روز خدانخواستہ ہمارے یہاں اس کا دروازہ بند ہوا' اسی روز ہمارے بگاڑ کا دروازہ کھل جائے گا۔

---

جلد ۱۸ کا شمارہ نومبر' دسمبر ۱۹۹۲ء عدد ۳۔۴ اکٹھا شائع کیا جا رہا ہے۔ آئندہ ترجمان القرآن کی نئی جلد کا پہلا شمارہ جنوری ۱۹۹۳ء میں شائع ہو گا۔

(ادارہ)